بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

واقعۂ حرّہ

اور

افسانۂ حرّہ

مرتّبہ

مسعود احمدؒ

امیرِ جماعت المسلمین

جماعت المسلمین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تمہید

حادثۂ حرّہ کے متعلق صرف طبری نے باسند روایات نقل کی ہیں۔ دوسری کتابوں میں اس حادثہ کے متعلق مواد بہت کم ہے اور وہ بھی تقریبًا بے سند ہے۔

ہم نے حادثۂ حرّہ کے متعلق جو روایات نقل کی ہیں ان کو دو حصّوں میں تقسیم کیا ہے۔ ایک حصّہ واقعۂ حرّہ اور دوسرا افسانۂ حرّہ سے تعلق رکھتا ہے۔ واقعۂ حرّہ جو صحیح روایات سے ثابت ہے اس کو متن میں درج کیا ہے اور افسانۂ حرّہ جو گھڑی ہوئی روایات پر مبنی ہے اس کو ذیلی حاشیہ میں درج کیا ہے۔

افسانہ حرّہ کی روایات تمام ناقابلِ اعتبار یا جھوٹی ہیں۔ ان روایات کو گھڑنے والے عمومًا مشہور افسانہ نگار سیف بن عمر، ابومخنف اور ہشام کلبی ہیں اور یہ تینوں کذّاب ہیں۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

واقعۂ حرّہ کے متعلق صحیح روایات

یزید کے خلاف مدینہ منورہ میں بغاوت ہوئی۔ بعض لوگوں نے یزید کی بیعت توڑ دی لیکن حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے بیعت نہیں توڑی۔ انہوں نے اس فتنہ کی سخت مخالفت کی۔ انہوں نے اپنے تمام رشتہ داروں اور اولاد کو جمع کیا اور ان سے کہا: "میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

افسانہ حرّہ

حرّہ کے متعلق باطل روایات

یزید نے مدینہ پر عثمان بن محمد بن ابی سفیان کو امیر مقرر کیا۔ وہ ایک نوجوان اور ناتجربہ کار آدمی تھا۔ اُس نے جب مدینہ میں یزید کے خلاف شورش کے آثار دیکھے تو یزید کے حکم سے اہلِ مدینہ کا ایک وفد یزید کے پاس روانہ کیا۔ اس وفد میں اشرافِ مدینہ مثلاً عبداللہ بن حنظلہ غسیل ملائکہ، عبداللہ بن ابی عمرو، منذر بن زبیر وغیرہ شامل تھے۔ یزید ان کے ساتھ بڑے اکرام واحسان کے ساتھ پیش آیا۔ اس نے ان سب کو بڑے بڑے شاندار انعام دیئے۔ جب یہ لوگ مدینہ واپس آئے تو انہوں نے یزید کو برا بھلا کہنا شروع کیا۔ انہوں نے اہلِ مدینہ سے کہا: ہم ایسے شخص کے پاس سے آئے ہیں جس کا کوئی دین نہیں ہے، شراب پیتا ہے، طنبورہ بجاتا ہے، گانے والیاں اس کے پاس گاتی بجاتی ہیں، کتّوں سے کھیلتا ہے تم لوگ گواہ رہو ہم نے اُسے معزول کر دیا ہے۔ لوگوں نے ان کی پیروی کی (طبری جزو ۴ صفحہ ۳۶۸)۔ اس کا راوی ابومخنف ہے۔ ابومخنف کذّاب ہے۔ یہ روایت جھوٹی ہے۔

علی بن الحسینؓ (زین العابدینؒ) اور عبداللہ بن عمرؓ اہلِ مدینہ سے علیحدہ رہے اور عبداللہ بن عمرؓ کا خاندان علیحدہ رہا...... اسی طرح بنو عبدالمطلب میں سے کسی نے بھی یزید کی بیعت سے انحراف نہیں کیا (البدایہ جزو ۸ صفحہ ۲۱۸) بے سند ہے۔

اہلِ مدینہ نے عبداللہ بن حنظلہ کی بیعت کر لی۔ منذر بن زبیر عبیداللہ بن زیاد کے پاس چلا گیا۔ اسی اثناء میں عبیداللہ کے نام یزید کا خط پہنچا۔ یزید نے لکھا کہ منذر کو گرفتار کر لو اور جب تک میرا دوسرا فرمان نہ پہنچے اسے گرفتار ہی رکھو۔ عبیداللہ نے ایک حیلے سے منذر کو جانے کی اجازت دے دی۔ منذر سیدھا مدینہ آیا اور ان لوگوں سے ملا جو یزید کے خلاف ہو گئے تھے۔ اس نے بھی اہلِ مدینہ سے یزید کی برائیاں بیان کیں (طبری جزو ۴ صفحہ ۳۶۹) ابومخنف کذّاب ہے لہٰذا یہ روایت جھوٹی ہے۔

عبداللہ بن حنظلہ کہتے ہیں: اللہ کی قسم ہم نے یزید کے خلاف اس وقت تک خروج نہیں کیا جب تک ہمیں یزید کے متعلق ام ولد، بیٹیوں اور بہنوں سے نکاح کرنا، شراب پینا اور نماز چھوڑنے کی خبر نہیں ملی اور ہمیں اندیشہ ہوا کہ اب آسمان سے پتھر برسنے شروع ہو جائیں گے (تاریخ الخلفاء للسیوطی صفحہ ۲۰۹) اس کا راوی واقدی کذّاب ہے۔

عبداللہ بن مطیع اور اس کے اصحاب محمد بن علی کے پاس آئے اور ان سے یزید کی برائیاں بیان کیں اور بیعت

سنا ہے کہ آپ نے فرمایا "قیامت کے دن ہر بدعہد کے لئے ایک جھنڈا نصب کیا جائے گا۔ ہم نے یزید کے ہاتھ پر اللہ اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی سنّت پر بیعت کی ہے اور اب اُس سے قتال شروع کر دیا ہے۔ اگر مجھے یہ معلوم ہوا کہ تم میں سے کسی نے یزید کی بیعت توڑی تو میرے اور اُس کے درمیان کوئی تعلق باقی نہیں رہے گا" (صحیح بخاری کتاب الفتن باب اذا قال عند قوم شیئا ثم خرج)

(عبداللہ بن مطیع نے بھی یزید کی بیعت توڑ دی تھی)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ اُسے بھی سمجھانے کے لئے اس کے پاس گئے۔ عبداللہ بن مطیع نے

توڑنے کے لئے کہا: محمد بن علی نے کہا: میں نے یزید میں وہ باتیں نہیں دیکھیں جو تم بیان کرتے ہو۔ میں اُس کے ہاں رہا ہوں۔ میں نے یزید کو نماز کا پابند، خیر کا متلاشی، فقہی امور میں سوال کرنے والا اور سنّت کا پابند دیکھا ہے۔ عبداللہ بن مطیع نے کہا: یہ اُس کا تصنع تھا (البدایہ جزء ۸ صفحہ ۲۳۳)۔ بے سند ہے۔

جب اہلِ مدینہ نے عبداللہ بن حنظلہ کی بیعت کرلی تو انہوں نے مدینہ کے امیر عثمان بن محمد پر حملہ کیا۔ عثمان بن محمد اور اس کے ساتھ بنو امیہ کے خاندان والے مروان کے گھر آ گئے۔ اہلِ مدینہ نے مروان کے گھر کا محاصرہ کر لیا۔ یہ محاصرہ بہت کمزور تھا۔ مروان نے حبیب بن کرہ کو بلایا اور اس کو ایک خط دے کر یزید کے پاس بھیجا اور اس سے امداد طلب کی۔ یزید نے مسلم بن عقبہ کی سرکردگی میں بارہ ہزار سپاہیوں پر مشتمل ایک فوج مدینہ روانہ کی۔ یزید نے مسلم بن عقبہ کو حکم دیا کہ اگر تم پر کوئی مصیبت آئے تو لشکر کا امیر حصین بن نمیر کو بنانا، اہلِ مدینہ کو تین دن کی مہلت دینا اگر وہ اطاعت قبول کرلیں تو ٹھیک ہے ورنہ ان سے جنگ کرنا اور جب تم کو ان پر غلبہ حاصل ہو جائے تو تین دن تک مدینہ کو لوٹنا، وہاں کا سب مال، روپیہ، ہتھیار اور غلّہ سب اہلِ لشکر کا تصور ہوگا، تین دن بعد لوٹنا بند کر دینا۔ (طبری جزء ۴ صفحہ ۳۷۲ اور صفحہ ۳۷۲) اس روایت کی سند میں دو راوی ابومخنف اور ہشام بن محمد کذّاب ہیں لہٰذا یہ روایت جھوٹی ہے۔

مسلم بن عقبہ نے مدینہ میں بمقام حرّہ پڑاؤ کیا۔ اس نے اہلِ مدینہ سے خطاب کیا۔ اس نے کہا: امیر المؤمنین کا خیال ہے کہ تم لوگ اصل ہو، تمہارا خون بہانا مجھے گوارا نہیں۔ میں تمہارے لئے تین دن کی مدّت مقرر کرتا ہوں۔ تم میں سے جو شخص باز آ جائے گا ہم اس کا عذر قبول کرلیں گے اور یہاں سے چلے جائیں گے۔ الغرض مسلم بن عقبہ نے تین دن کی مہلت دی۔ جب تین دن پورے ہو گئے تو مسلم نے کہا: اب بتاؤ تمہیں کیا چیز مطلوب ہے۔ صلح یا جنگ۔ اہلِ مدینہ نے کہا: ہم لڑیں گے۔ مسلم نے کہا ایسا نہ کرو۔ سب مطیع ہو جاؤ اور ہم سب مل کر اپنا زور اس ملحد پر ڈالیں جس نے بے دینوں اور فاسقوں کو چہار جانب سے اپنے پاس جمع کر لیا ہے۔ اہلِ مدینہ نے کہا: اے اللہ کے دشمنو، اگر تم بیت اللہ جانے کا ارادہ رکھتے ہو تو ہم بغیر جنگ کے تمہیں وہاں نہ جانے دیں گے۔ تمہیں بیت اللہ کی بے حرمتی نہیں کرنے دیں گے۔ واللہ ہم سے یہ نہیں ہوگا۔ مدینہ کے لوگوں نے شہر کی ایک جانب خندق بنا رکھی تھی اور ایک بہت بڑی جماعت اس میں اتری ہوئی تھی (طبری جزء ۴ صفحہ ۳۷۴) ابومخنف کذّاب ہے۔

مسلم بن عقبہ نے سواروں کا ایک رسالہ عبداللہ بن حنظلہ کے مقابلہ کے لئے بھیجا۔ عبداللہ بن حنظلہ نے جوابی حملہ کیا۔ مسلم بن عقبہ کے سوار بھاگ کھڑے ہوئے پھر مسلم بن عقبہ آزمودہ کار لوگوں کے ساتھ کھڑا ہوا اور سواروں کو للکارا۔ تمام سوار پلٹ آئے اور بڑی دلیری سے لڑنے لگے۔ فضل بن عباس بیس سواروں کے ساتھ عبداللہ بن حنظلہ سے آ ملے اور بڑی خوبی سے نہایت شدید جنگ کی۔ پھر فضل بن عباس نے عبداللہ بن حنظلہ سے کہا: تم اپنے سواروں کو حکم دو کہ میرے پاس آ کر ٹھہریں۔ میں مسلم تک پہنچے بغیر دم نہیں لوں گا۔

عبداللہ بن حنظلہ نے ایسا ہی کیا۔ سب سوار فضل بن عباس کے پاس جمع ہو گئے۔ پھر انہوں نے اہلِ شام پر حملہ کیا۔ اہلِ شام منتشر ہو گئے۔ فضل بن عباس نے پھر حملہ کیا۔ مسلم کے سوار مسلم کو چھوڑ کر منتشر ہو گئے۔ فضل نے پیادوں کے علمبردار کو قتل کر دیا۔ اب مسلم نے خود علم اٹھا لیا اور اپنی فوج کو ابھارا اور حملہ کیا۔ اس حملہ میں کئی اہلِ مدینہ قتل ہو گئے (طبری جزء ۴ صفحہ ۳۷۵)

کہا: ابوعبدالرحمٰن کے لئے گدا بچھاؤ۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا: میں تمہارے پاس اس لئے نہیں آیا ہوں کہ بیٹھوں میں تو تمہیں ایک حدیث سنانے آیا ہوں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے "جو شخص اطاعت سے ہاتھ کھینچے تو وہ قیامت کے دن اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ اس کے پاس کوئی حجت نہیں ہوگی اور جو شخص اس حالت میں مرے کہ اس کی گردن میں بیعت نہ ہو تو وہ جاہلیت کی موت مرے گا (صحیح مسلم کتاب الامارۃ باب الامر بلزوم الجماعۃ)

ابومخنف کذاب ہے۔ لہٰذا یہ روایت جھوٹی ہے۔

پھر مسلم بن عقبہ کے تمام ساتھیوں نے حملہ کیا۔ اہلِ مدینہ کو بہت بری طرح شکست ہوئی۔ اب مسلم کا لشکر عبداللہ بن حنظلہ کی طرف بڑھا اور بڑی شدت سے جنگ ہوئی۔ اسی اثناء میں فضل نے اہلِ شام پر حملہ کیا اور مسلم تک پہنچ کر اسے قتل کرنے ہی والے تھے کہ وہ چیخا۔ مسلم کے ساتھی برچھیاں لے کر دوڑ پڑے۔ فضل برچھیوں کی ضرب سے گر پڑا (طبری جزء ۴ صـ۳۷۶) ہشام کذاب ہے۔ لہٰذا یہ روایت باطل ہے۔

مسلم نے پھر سب کو ابھارا۔ اس نے حصین بن نمیر سے کہا: تو اپنی فوج لے کر میدانِ کارزار میں اتر۔ حصین اہلِ حمص کو لے کر اہلِ مدینہ سے لڑنے لگا۔ اسی اثناء میں عبداللہ بن حنظلہ نے ایک خطبہ دیا اور اپنی فوج کو ابھارا۔ مسلم نے عبداللہ بن عضاہ کو پانچ سو تیر اندازوں کے ساتھ عبداللہ بن حنظلہ پر حملہ کرنے کے لئے بھیجا۔ اہلِ مدینہ پر تیروں کی بارش ہونے لگی۔ عبداللہ بن حنظلہ بڑی بہادری سے لڑے لیکن بالآخر قتل ہو گئے (طبری جزء ۴ صـ۳۷۶ و صـ۳۷۷) ابومخنف اور ہشام کذاب ہیں۔ لہٰذا یہ روایت جھوٹی ہے۔

اہلِ مدینہ کو شکست ہو گئی۔ مسلم بن عقبہ نے تین دن تک مدینہ میں لوٹ مار کی اجازت دے دی۔ اہلِ شام لوگوں کو قتل کرتے پھرتے تھے اور ان کا مال لوٹ لیا کرتے تھے۔ صحابہ میں سے جو لوگ مدینہ میں تھے ہراساں ہو گئے۔ حضرت ابوسعیدؓ خدری ایک غار میں جا کر چھپ گئے۔ ایک شامی نے انہیں دیکھ لیا۔ وہ تلوار لئے ہوئے اس غار تک پہنچا۔ حضرت ابوسعید خدریؓ نے بھی اپنی تلوار کھینچ لی لیکن وہ بڑھتا چلا آیا۔ یہ دیکھ کر حضرت ابوسعید خدریؓ نے اپنی تلوار میان میں رکھ لی اور اس سے کہا: اگر تو میرے قتل کے لئے ہاتھ اٹھائے گا تو میں تیرے قتل کرنے کے لئے ہاتھ نہیں اٹھاؤں گا۔ میں اللہ رب العالمین سے ڈرتا ہوں۔ اس نے پوچھا: تم کون ہو؟ حضرت ابوسعید خدریؓ نے کہا: میں ابوسعید خدریؓ ہوں۔ اس نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ یہ سن کر وہ چلا گیا (طبری جزء ۴ صـ۳۷۷) ابومخنف کذاب ہے۔

اہلِ مدینہ پر طرح طرح کے ظلم ڈھائے گئے۔ مسجدِ نبوی کو اصطبل میں تبدیل کر دیا گیا۔ مقدس مزاروں پر سے سامانِ آرائش اتار لیا گیا۔ مدینہ کے بہترین افراد کو قتل کر دیا گیا (تاریخ اسلام امیر علی اردو صـ۹۸ و انگریزی صـ۸۵) بے حوالہ اور بے سند ہے۔

مسلم بن عقبہ نے مدینہ منورہ میں تین دن قتل، لوٹ مار اور عورتوں کے ساتھ زنا کی اجازت دیدی (المختصر فی اخبار البشر المعروف بہ تاریخ ابوالفداء جلد اول صـ۱۹۲) بے حوالہ اور بے سند ہے۔

اہلِ شام نے مدینہ کی عورتوں کے ساتھ زنا کیا یہاں تک کیا گیا کہ ان ایام میں ایک ہزار عورتیں بغیر شوہر کے حاملہ ہوئیں۔ اہلِ مدینہ کی ایک ہزار عورتوں نے بغیر شوہر کے بچے جنے (البدایہ والنہایہ جزء ۸ صـ۲۲۱)۔ اس واقعہ کا راوی علی بن محمد المدائنی اخباری ہے۔ حدیث کی روایت میں قوی نہیں (میزان الاعتدال جزء ۳ صـ۱۵۳)

حضرت زید بن ارقمؓ نے حضرت انسؓ کو ان کے لڑکے اور ان کی بیوی کی وفات پر جو واقعۂ حرہ میں شہید ہوئے تھے تعزیتی خط لکھا (مصنف ابن ابی شیبۃ جزء ۱۲ صفحہ ۱۶۰، سندہ صحیح)۔

امام زہری کا بیان ہے کہ سات سو معزز مہاجرین اور انصار اور دس ہزار معزز موالی جن کو میں نہیں پہچانتا قتل ہوئے۔ (البدایہ والنہایہ جزء ۸ صفحہ ۲۲۱) امام زہری سے اوپر سند نہیں ہے۔ امام زہری سے روایت کرنے والا مجہول ہے۔ الغرض یہ روایت جھوٹی ہے۔

واقعۂ حرّہ صحیح روایات کی روشنی میں

واقعۂ حرّہ ایک حادثہ تھا۔ مدینہ کے چند لوگوں نے یزید کے خلاف علم بغاوت بلند کیا۔ ان لوگوں میں عبداللہ بن مطیع بھی شامل تھا۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ اس کو سمجھانے کے لئے گئے۔ انہوں نے عبداللہ بن مطیع سے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: "جو شخص اطاعتِ (امیر) سے ہاتھ کھینچے وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اس کے پاس (اپنے بچاؤ کے لئے) کوئی حجت نہیں ہوگی اور جو شخص اس حال میں مرے کہ اس کی گردن میں (امیر کی) بیعت نہ ہو تو وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔" اس حدیث کو سنانے سے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا مقصد یہ تھا کہ امیر کی اطاعت سے ہاتھ نہ کھینچا جائے اور بیعت نہ توڑی جائے۔

عبداللہ بن عمرؓ نے اپنے خاندان والوں کو بھی سمجھایا۔ انہوں نے اپنے خاندان کے لوگوں سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: قیامت کے دن ہر بدعہد کے لئے ایک جھنڈا نصب کیا جائے گا۔" حدیث سنانے سے ان کا مطلب یہ تھا کہ تم لوگ یزید کے ہاتھ پر وفاداری کا عہد کر چکے ہو اب اس عہد کو نہ توڑو۔ بدعہدی نہ کرو ورنہ قیامت کے دن رسوا ہوگے۔ ہم نے یزید کے ہاتھ پر اللہ اور اس کے رسول کی سنّت پر بیعت کی ہے تو اب تم میں سے جس شخص نے بیعت توڑی تو میرا اس سے کوئی تعلق باقی نہ رہے گا۔

واقعۂ حرّہ میں حضرت انسؓ کا ایک لڑکا اور حضرت انسؓ کی بیوی شہید ہوئیں۔

واقعۂ حرّہ کا تجزیہ

حضرت عبداللہ بن عمرؓ ان لوگوں میں شامل تھے جنہوں نے یزید کی بیعت نہیں توڑی تھی۔ وہ بیعت توڑنے والوں کو بیعت توڑنے کے انجام سے ڈراتے تھے اور اپنے خاندان کو بیعت توڑنے کی برائی سے متنبہ کرتے تھے۔

کسی روایت سے نہیں معلوم ہوتا کہ حضرت انسؓ کا لڑکا اور حضرت انسؓ کی بیوی کس طرح شہید ہوئے۔

افسانۂ حرّہ باطل روایات کی روشنی میں

اہلِ مدینہ کے چند لوگوں نے یزید پر الزام لگایا کہ اس کا کوئی دین نہیں ہے۔ وہ شراب پیتا ہے، طنبورہ بجاتا ہے، گانے والیاں اس کے پاس گاتی بجاتی ہیں، کتوں سے کھیلتا ہے اور نماز چھوڑ دیتا ہے۔ یہ الزام لگا کر انہوں نے یزید کی بیعت توڑ دی۔ بیعت توڑنے والوں میں عبداللہ بن حنظلہ، عبداللہ بن ابی عمرو اور منذر بن زبیر وغیرہ شامل تھے۔ لوگوں نے بھی ان کی پیروی کی لیکن مندرجہ ذیل خاندان اس میں شریک نہیں ہوئے:۔

(۱) عبداللہ بن عمرؓ کا خاندان ،

(۲) عبدالمطلب کا خاندان۔

حضرت محمد بن علی اور حضرت علی بن الحسین بھی بیعت توڑنے والوں میں شامل نہیں ہوئے۔

محمد بن علیؓ نے مندرجہ بالا الزامات کی تردید کی۔ انہوں نے کہا: میں یزید کے ہاں رہا ہوں۔ میں نے اس میں یہ باتیں نہیں دیکھیں۔ میں نے دیکھا ہے کہ وہ نماز کا پابند ہے، خیر کا متلاشی رہتا ہے، مسائل فقہیہ میں گفتگو کرتا ہے اور سنّت کا پابند ہے۔ عبداللہ بن مطیع نے کہا یہ اُس کا تصنّع تھا۔

اہلِ مدینہ نے عبداللہ بن حنظلہ کے ہاتھ پر بیعت کر لی تو انہوں نے یزید کی طرف سے مقرر کردہ امیر عثمان بن محمد پر حملہ کیا۔ عثمان بن محمد اور اس کے ساتھی مروان کے گھر میں جمع ہو گئے۔ اہلِ مدینہ نے مروان کے گھر کا محاصرہ کر لیا۔

مروان نے یزید کو تمام حالات سے مطلع کیا۔ یزید نے مسلم بن عقبہ کی سرکردگی میں بارہ ہزار سپاہیوں کا ایک لشکر اہلِ مدینہ کی سرکوبی کے لئے روانہ کیا۔ یزید نے مسلم بن عقبہ کو حکم دیا کہ اہلِ مدینہ کو تین دن کی مہلت دینا۔ اگر وہ اطاعت قبول کر لیں تو ٹھیک ہے ورنہ ان سے لڑنا۔ جب تم کو ان پر غلبہ حاصل ہو جائے تو مدینہ میں تین دن تک لوٹ مار کرنا۔ تین دن کے بعد لوٹ مار بند کر دینا۔

مسلم بن عقبہ نے مدینہ میں بمقام حرّہ پڑاؤ کیا۔ اس نے اہلِ مدینہ کو تین دن کی مہلت دی پھر پوچھا بتاؤ اطاعت کرنا چاہتے ہو یا لڑنا۔ انہوں نے کہا: ہم لڑنا چاہتے ہیں۔ الغرض جنگ ہوئی۔ جنگ میں اہلِ مدینہ کو شکست ہوئی۔ مسلم بن عقبہ نے تین دن تک کے لئے مدینہ میں قتل اور

لوٹ مار کی اجازت دی، مسجد نبوی کو اصطبل بنایا گیا۔ اہل مدینہ کی عورتوں کے ساتھ زنا کیا گیا۔ اہلِ مدینہ پر طرح طرح کے ظلم ڈھائے گئے، مدینہ کے بہترین افراد کو قتل کر دیا گیا۔ تین دن بعد لوٹ مار وغیرہ بند کر دی گئی۔

افسانۂ حَرّہ کا تجزیہ

اہلِ مدینہ نے یزید پر طرح طرح کے الزام لگائے۔ محمد بن علیؓ نے ان الزامات کی تردید کی تو عبداللہ بن مطیع نے اسے تسلیم نہیں کیا۔ الغرض جنگ ہوئی پھر مدینہ میں تین دن تک قتل و خونریزی اور لوٹ مار کا بازار گرم رہا۔ یہ تمام روایتیں جھوٹ ہیں۔ ابومخنف کی داستان سرائی ہے یا بالکل بے سند ہیں۔

ایک ہزار عورتیں زنا سے حاملہ ہوئیں اور ایک ہزار ناجائز بچے جنے۔ اوّل تو اس کی کوئی سند نہیں۔ بالکل من گھڑت کہانی ہے۔ دوم اس کی تردید کے لئے سند دیکھنے کی ضرورت ہی نہیں۔ آخر راوی کو یہ باتیں کیسے معلوم ہوئیں۔ یہ تو علمِ غیب رکھنے والا اللہ تعالیٰ ہی بتا سکتا ہے۔ کیا راوی کو نبی تسلیم کیا جائے۔ اگر نبی تسلیم نہ کیا جائے اور ہرگز نبی تسلیم نہیں کیا جا سکتا تو پھر آخر اسے کیا کہا جائے۔ یہی نا کہ وہ کذّاب ہے۔ اس نے یزید کو بدنام کیا اور اہلِ مدینہ کی تذلیل کی ہے۔ الغرض یہ روایت جھوٹ کا پلندا ہے۔

اس واقعہ میں دس ہزار سات سو افراد قتل ہوئے۔ اس روایت کا راوی مجہول ہے۔ یہ روایت جھوٹی ہے۔

کسی صحیح روایت سے ثابت نہیں ہوتا کہ یزید نے اہلِ مدینہ کی سرکوبی کے لئے فوج روانہ کی تھی۔ پورا واقعہ افسانہ ہے۔